ہفتہ وار رسالہ:274
WEEKLY BOOKLET:274

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "550 سنّتیں اور آداب" کی ایک قسط "بنام"

صفحات 17

نام رکھنے کی 18 سنّتیں اور آداب

(مع دیگر اہم سنّتیں اور آداب)

- عقیقے کی 25 سنّتیں اور آداب 05
- چار چیزیں جنہیں دفن کرنے کا حکم ہے 11
- عمامے کی 25 سنّتیں اور آداب 12
- انگوٹھی کے ضروری احکام 14

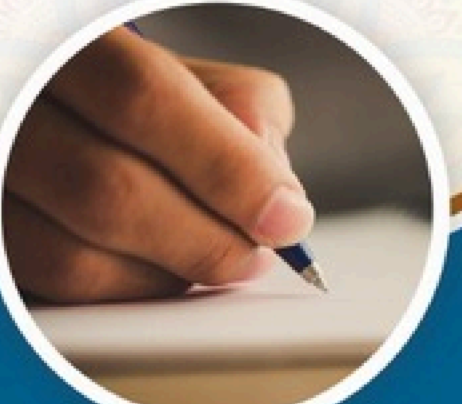

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(یہ مضمون کتاب ”550 سنّتیں اور آداب“ صفحہ 38، 40 تا 43 اور 54 تا 68 سے لیا گیا ہے۔)

نام رکھنے کی 18 سنّتیں اور آداب

(مع دیگر اہم سنّتیں اور آداب)

دُعائے عطار یا ربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”نام رکھنے کی 18 سنّتیں اور آداب (مع دیگر اہم سنّتیں اور آداب)“ پڑھ یا سُن لے، اُسے ہر کام سنّت کے مطابق کرنے کی سعادت دے اور اُسے اپنے سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بنا۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر دُرود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔
(القول البدیع، ص414۔ بستان الواعظین، ص274)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

”نامِ محمد پیارا لگتا ہے“ کے اٹھارہ حُروف کی نسبت سے نام رکھنے کے بارے میں 18 سنّتیں اور آداب

﴾1﴿ دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: (1) اچھّوں کے نام پر نام رکھو[1] (2) قیامت کے دن تم کو تمہارے اور تمہارے باپوں کے نام سے پُکارا جائے گا لہٰذا اپنے اچھے نام رکھوا[2]

﴾2﴿ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بچے کا اچھا نام رکھا جائے، ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنیٰ نہیں یا ان کے

www.dawateislami.net

برے معنٰی ہیں ایسے ناموں سے اِحتِراز (یعنی پرہیز) کریں۔ انبیائے کرام علیھم الصّلوٰۃُ و السّلام کے اَسمائے طَیِّبہ (یعنی پاک ناموں) اور صحابہ و تابعین وبُزُرگانِ دین (رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین) کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، اُمید ہے کہ ان کی برکت بچے کے شامِلِ حال ہو[3] ﴾3﴿ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اُس کی خِلْقت (یعنی بدن) تمام (یعنی مکمّل) ہو یا ناتمام (یعنی نامکمّل) بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حَشْر ہو گا (یعنی اُٹھایا جائے گا)[4] معلوم ہوا جو بچہ کچّا گر جائے اُس کا بھی نام رکھا جائے۔ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے ”اولاد کے حقوق“ صَفْحہ 17 پر ہے: نام رکھے یہاں تک کہ کچّے بچّے کا بھی جو کم دنوں کا گر جائے ورنہ اللہ پاک کے یہاں شاکی ہو گا۔ (یعنی شکایت کرے گا) فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: کچے بچے کا نام رکھو کہ اللہ پاک اس کے ذَرِیعے تمہاری میزان (یعنی عمل کے ترازو) کو بھاری کرے گا[5] ﴾4﴿ ”محمد“ نام رکھنے کے بارے میں تین فرامینِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: (1) جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری مَحَبَّت اور میرے نام سے بَرَکت حاصل کرنے کیلئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے[6] (2) روزِ قیامت دو شخص اللہ پاک کے حُضُور کھڑے کئے جائیں گے، حکم ہو گا: انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے: الٰہی! ہم کس عَمَل پر جنّت کے قابل ہوئے؟ ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں! فرمائے گا: جنت میں جاؤ، میں نے حَلْف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا[7] (3) تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔[8] یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے جو لکھا ہے اُس کا خُلاصہ ہے: اِسی لئے میں نے اپنے سب بیٹوں، بھتیجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا پھر نامِ مبارک کے آداب کی حفاظت اور بچوں کی پہچان ہو سکے اِس لئے عرف (یعنی پکارنے والے نام) جُدا مُقرّر کئے۔ بِحَمْدِ اللہ پانچ محمد اب بھی موجود ہیں جبکہ پانچ سے زائد

www.dawateislami.net

اپنی راہ کو گئے یعنی وفات پا چکے ہیں۔[9] حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کا اپنا، والد صاحب کا اور داداجان کا مبارک نام محمد تھا یعنی محمد بن محمد بن محمد۔ حضرت اَیمن ابو البرکات بن محمد رحمۃُ اللہِ علیہ وہ عظیم ہستی ہیں جن کے سلسلۂ نَسَب میں مسلسل 14 پُشتوں تک باپ داداؤں کا نام محمد ہوا ہے۔[10] ﴿5﴾ محمد نام والے شخص کی برکت: مَروِی ہے کچھ لوگ کسی معاملے میں مَشورہ کرنے کیلئے جمع ہوں اور ان میں محمد نام کا کوئی شخص بھی ہو اور وہ اس سے مشورہ طلب نہ کریں تو انہیں اس کام میں کامیابی حاصل نہیں ہو گی۔[11]
﴿6﴾ اولادِ نرینہ کیلئے عمل: تابعی بُزُرگ امام عطار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو، اسے چاہئے اپنا ہاتھ (حاملہ) عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے: ”اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔“ اِن شاءَ اللہُ الکریم لڑکا ہی ہو گا[12] ﴿7﴾ آج کل مَعاذَ اللہ نام بگاڑنے کی وَبا عام ہے اور محمد نام کا بگاڑنا تو بہُت ہی سخت تکلیف دِہ ہے۔ لہٰذا ہر مَرد کا نام محمد یا احمد رکھ لیجئے اور عُرف یعنی پکارنے کیلئے بُزُرگوں کے ناموں سے کوئی آسان تلفظ والا نام رکھ لیا جائے ﴿8﴾ جبریل یا میکائیل وغیرہ نام نہ رکھئے۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: فرشتوں کے نام پر نام نہ رکھو[13] ﴿9﴾ محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد نام رکھنا حرام ہے[14] ﴿10﴾ جب بھی نام رکھیں اُس کے معنیٰ کسی سنی عالم سے پوچھ لیجئے، برے معنیٰ والے نام نہ رکھئے مثلاً غفورُ الدین کے معنیٰ ہیں: دین کا مٹانے والا، یہ نام رکھنا سخت بُرا ہے۔ برے نام بری تاثیر رکھتے ہیں چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے برے ناموں کا سخت بُرا اثر پڑتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، بھلے چنگے سنی صورت کو آخر عمر میں ”دین پوش اور ناحق کوش“ (یعنی دین چھپانے والا اور باطل کیلئے کوشش کرنے والا) ہوتے پایا ہے[15] ﴿11﴾ نام کے اثرات آیندہ نسل میں بھی آسکتے ہیں، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 601 پر حدیث نمبر 21 ہے: ”صحیح بخاری“ میں سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ عنہ سے

www.dawateislami.net

مَروِی کہتے ہیں: میرے دادا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: تم سَہْل ہو۔ یعنی اپنا نام "سَہْل" رکھو کہ اس کے معنیٰ ہیں نرم اور "حُزْن" سخت کو کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے اُسے نہیں بدلوں گا۔ سعید بن مُسَیَّب کہتے ہیں: اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے[16] ﴿12﴾ یٰسین یا طٰہٰ نام رکھنا منع ہے۔[17] محمد یٰسین نام بھی مت رکھئے، ہاں چاہیں تو غلام یٰسین اور غلام طٰہٰ نام رکھ لیجئے ﴿13﴾ بہارِ شریعت حصہ 15 "عقیقے کا بیان" میں ہے: عبدُ اللہ و عبدُ الرحمٰن بَہُت اچّھے نام ہیں مگر اس زمانے میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدُ الرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عبدُ الخالق کو خالِق اور عبدُ الْمَعبود کو مَعبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تَصغِیر (تَص۔ غِیر یعنی چھوٹا کرنے) کا رَواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حَقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تَصغیر (یعنی چھوٹائی) ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گُمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔[18] ﴿14﴾ جو نام بُرے ہوں ان کو بدل کر اچھا نام رکھنا چاہیے کہ اپنی اُمّت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بُرے نام کو (اچھے نام سے) بدل دیا کرتے تھے۔[19] ایک خاتون کا نام "عاصِیہ" (یعنی گُنہگار) تھا، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کے نام کو بدل کر جمیلہ رکھا[20] ﴿15﴾ ایسے نام منع ہیں جن میں اپنے مُنہ سے خود کو اچھا بتانا یعنی اپنے "مُنہ میاں مِٹّھو" بننا پایا جائے۔ پارہ 27 سورۃُ النَّجْم آیت 32 میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: "تو آپ اپنی جانوں کو سُتھرا نہ بتاؤ۔" اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے "فُصُولِ عِمادی" کے حوالے سے

www.dawateislami.net

لکھا ہے: کوئی اس نام کے ساتھ نام نہ رکھے جس میں تزکِیہ یعنی اپنی بڑائی اور تعریف کا اظہار ہو۔[21] مسلم شریف میں ہے: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ''بَرَّہ'' (یعنی نیک بی بی) نامی عورت کا نام بدل کر ''زینب'' رکھا اور فرمایا: ''اپنی جانوں کو آپ (یعنی خود) اچھا نہ بتاؤ۔ اللہ پاک خوب جانتا ہے کہ تم میں نیکوکار کون ہے''[22] ﴿16﴾ ایسے نام رکھنا جائز نہیں جو غیر مسلموں کیلئے مخصوص ہوں۔ فتاوٰی رضویہ جلد 24 صَفْحَہ 663 تا 664 پر ہے: ناموں کی ایک قسم کُفّار سے مُخْتَص (یعنی مخصوص) ہے جیسے جِرجِس، پُطرُس اور یُوحَنّا وغیرہ لہٰذا اس نَوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کفار سے مُشابَہت پائی جاتی ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ ﴿17﴾ غلام محمد اور احمد جان نام رکھنا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ غلام یا جان وغیرہ لفظ نہ بڑھایا جائے۔ تاکہ محمد اور احمد نام کے جو فضائل احادیث مبارَکہ میں وارِد ہیں وہ حاصل ہوں ﴿18﴾ غلام رسول، غلام صدیق، غلام علی، غلام حسین، غلام غوث، غلام رضا نام رکھنا جائز ہے۔

''بچّے کا عقیقہ کرنا سُنّتِ مُبارَکہ ہے'' کے پچّیس حُرُوف کی نسبت سے عقیقے کی 25 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ''لڑکا اپنے عقیقے میں گِروی ہے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذَبح کیا جائے اور اُس کا نام رکھا جائے اور سر مُونڈا جائے۔''[23] گِروی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اُس سے پورا نَفْع حاصل نہ ہو گا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض (مُحدِّثین) نے کہا بچے کی سلامتی اور اُس کی نَشو و نَما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچھے اَوصاف (یعنی عُمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابستہ ہیں[24] ﴿2﴾ بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں[25] ﴿3﴾ جب بچہ پیدا ہو تو مُستَحَب یہ ہے کہ اُس کے کان میں اَذان و اِقامت کہی جائے۔ اَذان کہنے سے اِن شاءَ اللّٰہ

الکریم بَلائیں دُور ہو جائیں گی۔ ﴿4﴾ بہتر یہ ہے کہ دہنے (یعنی سیدھے) کان میں چار مرتبہ اَذان اور بائیں (یعنی اُلٹے) میں تین مرتبہ اِقامت کہی جائے ﴿5﴾ بَہُت لوگوں میں یہ رَواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اَذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے۔ یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان و اِقامت کہی جائے ﴿6﴾ ساتویں دن اُس کا نام رکھا جائے اور اُس کا سر مونڈا جائے اور سر مونڈنے کے وَقت عقیقہ کیا جائے۔ اور بالوں کو وَزن کرکے اُتنی چاندی یا سونا صَدَقہ کیا جائے[26] ﴿7﴾ لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذَبح کی جائے یعنی لڑکے میں نَر جانور اور لڑکی میں مادَہ مناسب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقے میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں[27] ﴿8﴾ (بیٹے کیلئے دو کی) اِستِطاعت (یعنی طاقت) نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے[28] ﴿9﴾ قربانی کے اُونٹ وغیرہ میں بھی عقیقے کی شرکت ہو سکتی ہے ﴿10﴾ عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سنّتِ مُستَحبَّہ (مُس۔ تَ۔ حَب۔ بَہ) ہے، (اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہئے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سودی قرضہ لے کر عقیقہ کرے[29] ﴿11﴾ بچہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ ہاں جس بچے نے عقیقے کا وَقت پایا یعنی سات دن کا ہو گیا اور بلا عُذر باوَصفِ استِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجود) اُس کا عقیقہ نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کرنے پائے گا[30] ﴿12﴾ عقیقہ ولادت (BIRTH) کے ساتویں روز سنت ہے اور یہی افضل ہے، ورنہ چودھویں، ورنہ اِکیّسویں دن۔[31] اور اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سنت ادا ہو جائے گی[32] ﴿13﴾ جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو وہ جوانی، بڑھاپے میں بھی اپنا عقیقہ کر سکتا ہے[33] جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اعلانِ نُبُوَّت

کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا[34] ﴿14﴾ بعض (علمائے کرام) نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اِکیّسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اُس دن کو یاد رکھیں اُس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں ہو گا، مثلاً جمعہ کو پیدا ہوا تو (زندگی کی ہر) جمعرات (اُس کا) ساتواں دن ہے۔[35] اگر ولادت کا دن یاد نہ ہو تو جب چاہیں کر لیجئے ﴿15﴾ بچے کا سر مونڈنے کے بعد سر پر زَعفران پیس کر لگا دینا بہتر ہے[36] ﴿16﴾ بہتر یہ ہے کہ عقیقے کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اُتار لیا جائے یہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے اِس میں بھی حرج نہیں۔ گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچے کے اَخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔[37] ﴿17﴾ میٹھا گوشت بنانے کے دو طریقے:
(1) ایک کلو گوشت، آدھا کلو میٹھا دَہی، سات دانے چھوٹی الائچی، 50 گرام بادام، حسبِ ضرورت گھی یا تیل سب ملا کر پکا لیجئے، پکنے کے بعد ضرورت کے مطابق چاشنی ڈالئے۔ زینت (یعنی خوبصورتی) کیلئے گاجر کے باریک ریشے بنا کر نیز کِشمش وغیرہ بھی ڈالے جا سکتے ہیں
(2) ایک کلو گوشت میں آدھا کلو چُقَنْدَر ڈال کر حسبِ معمول پکا لیجئے ﴿18﴾ عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں یہ مَحْض غَلَط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں[38] ﴿19﴾ اس کی کھال کا وُہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صَرف (یعنی استعمال) میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرَسے میں صَرف کرے[39] ﴿20﴾ عقیقے کا جانور اُنھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔ اُس کا گوشت فُقَرا اور عزیز و قریب دوست و اَحباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بَطَورِ ضیافت و دعوت کھلایا جائے یہ سب صورَتیں جائز ہیں[40] ﴿21﴾ (عقیقے کا گوشت) چیل، کووں کو کھلانا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا، یہ (یعنی چیل،

www.dawateislami.net

کوے) فاسق ہیں[41] ﴿22﴾ عقیقہ شکرِ ولادت ہے لہٰذا مرنے کے بعد عقیقہ نہیں ہو سکتا ﴿23﴾ لڑکے کے عقیقے میں کہ (اگر) باپ ذبح کرے دُعا یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ فُلَانٍ، دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ، وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ، بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

فُلان کی جگہ بیٹے کا جو نام رکھتا ہو لے بیٹی ہو تو دونوں جگہ اِبْنِیْ کی جگہ بِنْتِیْ اور پانچوں جگہ ''ہٖ'' کی جگہ ''ھا'' کہے اور دوسرا شخص ذبح کرے تو دونوں جگہ اِبْنِیْ فُلَانٍ یا بِنْتِیْ فُلَانٍ کی جگہ فُلَان اِبْنِ فُلَان یا فُلَانَہ بِنْتِ فُلَانَہ کہے۔ بچے کی اُس کے باپ اور لڑکی کی اُس کی ماں کی طرف نسبت کرے[42] ﴿24﴾ اگر دُعا یاد نہ ہو تو بغیر دُعا پڑھے دل میں یہ خیال کر کے کہ فلاں لڑکے یا فلانی لڑکی کا عقیقہ ہے، بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذَبح کر دے عقیقہ ہو جائے گا، عقیقے کے لئے دُعا پڑھنا ضروری نہیں[43] ﴿25﴾ آج کل عموماً عقیقے کے لیے دعوت کا اِہتمام کر کے عزیز واَقارِب کو بلایا جاتا ہے جو کہ اچھا عمل ہے اور شرکت کرنے والے بچے کے لیے تحفے لاتے ہیں یہ بھی عمدہ کام ہے۔ البتّہ یہاں کچھ تفصیل ہے: اگر مہمان کچھ تحفہ نہ لائے تو بعض اوقات میزبان یا اُس کے گھر والے مہمان کی بُرائی کرنے کے گناہوں میں پڑتے ہیں، تو جہاں یقینی طور پر یا ظَنِّ غالب سے ایسی صورتِ حال ہو وہاں مہمان کو چاہیے کہ بغیر مجبوری کے نہ جائے، ضرور تاً جائے اور تحفہ لے جائے تو حرج نہیں، البتہ میزبان نے اِس نیت سے لیا کہ اگر مہمان تحفہ نہ لاتا تو یہ یعنی میزبان اِس (مہمان) کی بُرائیاں کرتا یا بطورِ خاص نیت تو نہیں مگر اِس (میزبان) کا ایسا برا معمول ہے تو جہاں اِسے (یعنی میزبان کو) غالب گمان ہو کہ لانے والا اِسی طور پر یعنی (میزبان کے) شر سے بچنے کیلئے لایا ہے تو اب لینے والا میزبان گنہگار اور عذابِ نار کا حق دار ہے اور یہ تحفہ اِس کے حق میں رِشوت ہے۔ ہاں اگر

برائی بیان کرنے کی نیت نہ ہو اور نہ اِس کا ایسا برا معمول ہو تو تحفہ قبول کرنے میں حرج نہیں۔

اِثْمِد کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کی 4 سنتیں اور آداب

﴾1﴿ فرمان مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ''تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ ''اِثْمِد'' ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے''[44] ﴾2﴿ پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی خوبصورتی کی نیت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت (یعنی خوبصورتی) مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں[45] ﴾3﴿ سرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے[46] ﴾3﴿ سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں (2) کبھی سیدھی آنکھ میں تین اور الٹی میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے[47] اس طرح کرنے سے اِن شاءَاللہُ الکریم تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ اے عاشقانِ رسول! تکریم (یعنی عزت وبزرگی) کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگایئے پھر الٹی میں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

''گیسو رکھنا نبیِ پاک کی سُنّت ہے'' کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے زُلفوں اور سَر کے بالوں وغیرہ کی 22 سُنّتیں اور آداب

﴾1﴿ رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارَک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارَک تک تو ﴾2﴿ کبھی کان مبارَک کی لَو تک اور ﴾3﴿ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں[48] ﴾4﴿ ہمیں چاہیے

www.dawateislami.net

کہ موقع بہ موقع تینوں سنتیں ادا کریں،یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زلفیں رکھیں ﴿5﴾ کندھوں کو چھونے کی حد تک زلفیں بڑھانے والی سنَّت کی ادائیگی عموماً نفس پر زیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے مگر زندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سنَّت ادا کر ہی لینی چاہیے، البتہ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی درازی (یعنی لمبائی) خوب نمایاں ہو جاتی ہے لہٰذا جن دنوں بڑھائیں ان دنوں غسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے ﴿6﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عورَتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مَرد کیلئے حرام ہے[49] ﴿7﴾ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورَتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لَٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندھتے ہیں یا جُوڑے (یعنی عورَتوں کی طرح بال اکٹھے کر کے گُدّی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلاف شرع ہیں۔ تصوف بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پوری پیروی کرنے اور خواہشاتِ نفس کو مٹانے کا نام ہے[50] ﴿8﴾ عورت کا سر مُنڈوانا حرام ہے[51] ﴿9﴾ عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اِس زمانے میں نصرانی عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیے ناجائز و گناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہو گی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ) کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔[52] چھوٹی بچیوں کے بال بھی مردانہ طرز پر نہ کٹوایئے، بچپن ہی سے ان کو زنانہ یعنی

لمبے بال رکھنے کا ذہن دیجئے ﴿10﴾ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے ﴿11﴾ سنّت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے[53] ﴿12﴾ مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مُنڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے[54] ﴿13﴾ حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دونوں چیزیں ثابت ہیں۔ اگرچہ منڈانا صرف اِحرام سے باہر ہونے کے وَقت ثابت ہے۔ دیگر اوقات میں مُنڈانا ثابت نہیں[55] ﴿14﴾ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنت نہیں ﴿15﴾ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔“[56] یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے ﴿16﴾ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام نے سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا۔ عرض کی: اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: ”اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔“ عرض کی: اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔[57]

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: آپ سے پہلے کسی نبی کی یا مونچھیں بڑھی نہیں یا بڑھیں اور انہوں نے تراشیں مگر ان کے دینوں میں مونچھ کاٹنا حکم شرعی نہ تھا اب آپ کی وجہ سے یہ عمل سنّتِ ابراہیمی ہوا[58] ﴿17﴾ بچّی (یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس) کے اَغَل بَغَل (یعنی آس پاس) کے بال مُنڈانا یا اُکھیڑنا بِدعت ہے[59] ﴿18﴾ گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے[60] یعنی جب سر کے بال نہ مُنڈائیں صرف گردن ہی کے منڈائیں جیسا کہ بہت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے بال بھی منڈاتے ہیں اور اگر پورے سر کے بال منڈا دیے تو اِس کے ساتھ گردن کے بال بھی منڈا دیے جائیں[61] ﴿19﴾ چار چیزوں کے مُتعلِّق حکم یہ ہے کہ

دَفن کر دی جائیں، بال، ناخن، حیض کالتا (یعنی وہ کپڑا جس سے عورت حیض کا خون صاف کرے)، خون[62] ﴿20﴾ مرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زرد رنگ کر دینا مُستَحَب ہے، اس کیلئے مہندی لگائی جاسکتی ہے ﴿21﴾ داڑھی یا سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضِر یعنی نقصان دِہ ہے۔ حکیم کی بات کی تَوثیق یوں ہوئی کہ ایک بار سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اُس نے بتایا کہ میں پیدائشی اندھا نہیں ہوں، افسوس کہ سر میں کالی مہندی لگا کر سو گیا جب بیدار ہوا تو میری آنکھوں کا نُور جاچکا تھا! ﴿22﴾ مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خط کے کَنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں میں ظاہر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بَھلی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشش کرکے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نظر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگا لینی چاہئے۔

”عمامہ شریف آقا کی سُنَّتِ مبارکہ ہے“ کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے عمامہ کی 25 سنّتیں اور آداب

سات فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے[63] ﴿2﴾ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مُشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر قیامت کے دن ایک نور عطا کیا جائے گا[64] ﴿3﴾ بے شک اللہ پاک اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں جمعے کے دن عمامے والوں پر[65] ﴿4﴾ عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے[66] ﴿5﴾ عمامے کے ساتھ ایک جُمعہ بِغیر عمامے کے 70 جُمعوں کے برابر ہے[67] ﴿6﴾ عمامے عرب

www.dawateislami.net

کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے[68] ﴾7﴿ عمامہ باندھو تمہارا حِلم بڑھے گا۔[69] شرحِ حدیث: یعنی عمامہ باندھنے سے تمہارا حِلم (یعنی قوتِ برداشت) بڑھے گا اور تمہارا سینہ کشادہ ہو گا کیونکہ ظاہری حُلیے کا اچھا ہونا انسان کو سنجیدہ و باوَقار بناتا اور جذباتی پن اور گھٹیا حرکتوں سے بچاتا ہے[70] ﴾8﴿ ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا اُلٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مُبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں (یعنی طبیبوں کو دوا کا علم نہیں) ﴾9﴿ باندھنے سے پہلے رُک جایئے اور اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے ورنہ ایک بھی اچھی نیت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا لہٰذا موقع کی مناسبت سے یہ نیّتیں کر لیجئے کہ قبلہ رو کھڑے کھڑے رضائے الٰہی کیلئے سنت پر عمل کرتے ہوئے (اگر باندھتے وقت نماز کی تیاری کر رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیجئے کہ) اور نماز کیلئے زِینت حاصل کرنے کیلئے عمامہ باندھ رہا ہوں ﴾10﴿ مناسب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے[71] ﴾11﴿ اللہ پاک کے آخری رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارَک عمامے کا شَمْلہ عُموماً پُشت (یعنی پیٹھ مبارَک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانب شَمْلہ لٹکانا خلافِ سنت ہے[72] ﴾12﴿ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور ﴾13﴿ زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ[73] (بیچ کی انگلی کے سرے سے لے کر کہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ﴾14﴿ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے،[74] ”مراٰت شریف“ میں ہے: عمامہ، کھڑے ہو کر باندھنا سنت ہے مسجد میں باندھے یا کہیں اور[75] ﴾15﴿ عمامے میں سنت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گُنبد نُما ہو[76]

www.dawateislami.net

﴿16﴾ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چُھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور ﴿17﴾ چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے[77] ﴿18﴾ عمامے کو جب از سرِ نَو (یعنی نئے سرے سے) باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یَک بارگی (یعنی فوراً) زمین پر نہ پھینک دے[78] ﴿19﴾ اگر ضَرورتاً اتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گناہ مٹایا جائے گا۔[79] **عمامے کے 6 طِبّی فوائد:**

﴿20﴾ ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست (ڈائریکٹ۔ DIRECT) اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صرف بال بلکہ دماغ اور چہرہ بھی مُتأثِّر ہوتا ہے اور صحت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لِہٰذا اِتّباعِ سُنّت کی نیت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہانوں میں عافیت ہے ﴿21﴾ طِبّی تحقیق کے مطابق دردِ سر کیلئے عمامہ شریف پہننا مفید ہے ﴿22﴾ عمامہ شریف سے دماغ کو تَقوِیَت (یعنی طاقت) ملتی اور حافظہ مضبوط ہوتا ہے ﴿23﴾ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اَثَرات کم ہوتے ہیں ﴿24﴾ عمامہ شریف کا شَملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شَملہ حَرام مَغز کو موسمی اثرات مثلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے ﴿25﴾ شملہ "سَرسام" کے مرض کے خطرات میں کمی لاتا ہے۔ دماغ کے وَرَم (یعنی سوجن) کے مرض کو سرسام کہتے ہیں۔

"انگوٹھی کے ضروری اَحکام" کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے انگوٹھی کے بارے میں 19 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ مَرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سرکارِ دوجہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا[80] ﴿2﴾ نابالغ (یعنی بہت ہی چھوٹے) لڑکے کو (بھی) سونے

www.dawateislami.net

چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا، اسی طرح بچّوں (یعنی لڑکوں) کے ہاتھ پاؤں میں بِلا ضَرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گُنہگار ہو گی[81] ﴿3﴾ لوہے کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے[82] ﴿4﴾ مَرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے ناجائز ہے[83] ﴿5﴾ بغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ﴿6﴾ حُرُوفِ مُقَطَّعات (مُ۔قَطۃ۔طٰ۔عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حُرُوفِ مُقَطَّعات والی انگوٹھی بغیر وُضو پہننا اور چھونا یا ہاتھ ملاتے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضُو چھو جانا جائز نہیں ﴿7﴾ اِسی طرح مَردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورَتیں چھلے پہن سکتی ہیں[84] ﴿8﴾ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے اگرچِہ بے حاجت مُہر، (مگر) اس کا ترک (یعنی جس کو اِسٹامپ کی ضَرورت نہ ہو اُس کیلئے جائز انگوٹھی بھی نہ پہننا) افضل ہے اور (جن کو انگوٹھی سے اِسٹامپ لگانی ہو اُن کے لئے) مُہر کی غرض سے (پہننے میں) خالی جواز (یعنی صِرف جائز ہی) نہیں بلکہ سنت ہے، ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سِنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹیپ ٹاپ) یا اور کوئی غرضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمت مقصد) نیت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں[85] ﴿9﴾ عیدین میں انگوٹھی پہننا مُستحَب ہے۔[86] مگر مرد وہی جائز والی انگوٹھی پہنے ﴿10﴾ انگوٹھی اُنھیں کے لیے سنت ہے جن کو مُہر کرنے (یعنی اِسٹامپ STAMP یا SEAL لگانے) کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سلطان و قاضی اور عُلَما جو

www.dawateislami.net

فتوے پر(انگوٹھی سے)مُہر کرتے (یعنی اِسٹامپ یا سیل لگاتے)ہیں، ان کے علاوہ دوسروں کے لیے جن کو مُہر کرنے کی حاجت نہ ہو سنت نہیں البتہ پہننا جائز ہے۔ (87) آج کل انگوٹھی سے مُہر کرنے کا رَواج نہیں رہا، بلکہ اس کام کے لئے ''اِسٹامپ'' بنوائی جاتی ہے، لہٰذا جن کو مُہر نہ لگانی ہو اُن قاضی وغیرہ کے لئے بھی انگوٹھی پہننا سنت نہ رہا ﴿11﴾ مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت نگینہ ہاتھ کی پشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے (88) ﴿12﴾ چاندی کا چھلّا خاص لباسِ زَنان (یعنی عورَتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز و گناہ ہے) (89) ﴿13﴾ عورَت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلے پہن سکتی ہے، اِس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ﴿14﴾ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعت نہیں (90) ﴿15﴾ دونوں میں سے کسی بھی ایک ہاتھ میں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چُھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی اُنگلی میں پہنی جائے (91) ﴿16﴾ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح ﴿17﴾ مدینے شریف یا اجمیر شریف کے چاندی یا کسی بھی دھات (METAL) کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ﴿18﴾ بواسیر و دیگر بیماریوں کیلئے دم کئے ہوئے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے بھی مردوں کے لئے جائز نہیں ﴿19﴾ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی یا دھات کی زنجیر (METAL CHAIN) پہنی ہے تو ابھی اُتار کر توبہ کرلیجئے اور آیندہ نہ پہننے کا عزم کیجئے۔

www.dawateislami.net

حوالہ جات

(1) مسند الفردوس، 2/58، حدیث:2329۔ (2) ابو داود، 4/374، حدیث :4948۔ (3) بہار شریعت، 3/653۔ (4) در مختار، 3/153، 154۔ بہار شریعت، 1/841۔ (5) مسند الفردوس، 2/308، حدیث:3392۔ (6) جمع الجوامع، 7/295، حدیث:23255۔ (7) فتاوٰی رضویہ، 24/687، مسند الفردوس، 5/535، حدیث:9006۔ (8) الطبقات الکبری لابن سعد، 5/40۔ (9) فتاوٰی رضویہ، 24/689 ملخصا۔ (10) الدرر الکامنۃ، 1/431، رقم الترجمہ:1134۔ (11) حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر، 1/149۔ (12) فتاوٰی رضویہ، 24/690 بتغیر قلیل۔ (13) شعب الایمان، 6/394، حدیث:8636۔ (14) فتاوٰی رضویہ، 24/677 ملخصا۔ (15) فتاوٰی رضویہ، 24/681، 682 ملخصا۔ (16) بخاری، 4/153، حدیث:6193۔ (17) فتاوٰی رضویہ، 24/680۔ (18) بہارِ شریعت، 3/356۔ (19) ترمذی، 4/382، حدیث:2848۔ (20) مسلم، ص1181، حدیث :2139۔ (21) فتاوٰی رضویہ، 24/684۔ (22) مسلم، ص1182، حدیث:2142۔ (23) ترمذی، 3/177، حدیث:1527۔ (24، 25، 26، 27) بہار شریعت، 3/354، 355، 357۔ (28) فتاوٰی رضویہ، 20/586۔ (29) اسلامی زندگی، ص27۔ (30 تا 37) فتاوٰی رضویہ، 20/586، 596۔ (32) بہار شریعت، 3/356۔ (33) فتاوٰی رضویہ، 20/588۔ (34) مصنف عبد الرزاق، 4/254، حدیث:2174۔ (35) بہار شریعت، 3/356۔ (36) بہار شریعت، 3/357۔ (37) بہار شریعت، 3/357۔ (38 تا 39) بہار شریعت، 3/357۔ (40) بہار شریعت، 3/357۔ (41) فتاوٰی رضویہ، 20/590۔ (42) فتاوٰی رضویہ، 20/585 ملخصا۔ (43) جنتی زیور، ص323۔ (44) ابن ماجہ، 4/115، حدیث: 3497۔ (45) فتاوٰی ہندیہ، 5/359۔ (46) مراٰۃ المناجیح، 6/180۔ (47) شعب الایمان، 5/218، 219۔ (48) الشمائل المحمدیۃ للترمذی، ص18، 34، 35۔ (49) فتاوٰی رضویہ، 21/600 تسہیلا۔ (50) بہار شریعت، 3/587۔ (51) فتاوٰی رضویہ، 22/664 ملخصا۔ (52 تا 53) بہار شریعت، 3/588۔ (54) ردالمحتار، 9/672۔ (55) بہار شریعت، 3/586۔ (56) ابو داود، 4/103، حدیث:4163۔ (57) موطا، 2/415، حدیث:1756۔ (58) مراٰۃ المناجیح، 6/193۔ (59 تا 60) فتاوٰی ہندیہ، 5/357، 358۔ (61 تا 62) بہارِ شریعت، 3/587، 588، فتاوٰی ہندیہ، 5/358۔ (63) مسند الفردوس، 2/265، حدیث: 3233۔ (64) جامع صغیر، ص353، حدیث:5725۔ (65) مسند الفردوس، 1/147، حدیث:529 (66) مسند الفردوس، 2/406، حدیث:3805، فتاوٰی رضویہ، 6/213۔ (67) تاریخ ابن عساکر، 37/355۔ (68) کنز العمال، 15/133، رقم:41138۔ (69) مستدرک، 5/272، حدیث:7488۔ (70) فیض القدیر، 1/709، تحت الحدیث:1142۔ (71) فتاوٰی رضویہ، 22/199۔ (72) اشعۃ اللمعات، 3/582۔ (73) فتاوٰی رضویہ، 22/182۔ (74) کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص38۔ (75) مراٰۃ المناجیح، 6/106۔ (76) فتاوٰی رضویہ، 22/186۔ (77) فتاوٰی رضویہ، 7/299۔ (78) فتاوٰی ہندیہ، 5/330۔ (79) فتاوٰی رضویہ، 6/214 ملخصا۔ (80) بخاری، 4/67، حدیث:5863۔ (81) بہار شریعت، 3/428۔ در مختار و ردالمحتار، 9/598۔ (82) ترمذی، 3/305، حدیث:1792۔ (83) رد المحتار، 9/597۔ (84) بہار شریعت، 3/428۔ (85) فتاوٰی رضویہ، 22/141۔ (86) بہار شریعت، 1/779، 780۔ (87) فتاوٰی ہندیہ، 5/335۔ (88) ہدایۃ، 4/367۔ (89) فتاوٰی رضویہ، 22/130۔ (90) فتاوٰی ہندیہ، 5/335۔ (91) ردالمحتار، 9/596۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک
کے پسندیدہ نام

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

”تمہارے ناموں میں سے اللہ پاک کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبدُاللہ اور عبدُالرحمٰن ہیں۔“

(مسلم، ص908، حدیث: 5587)

5-413-722-969-978

01082375

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net